Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

123

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱/۰

یوم یک شنبہ ۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۸/۴۳ | ۷ نبوت ۱۳۳۳ ہش ۔ ۷ نومبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۹۵

الجزائر میں قوم پرستوں اور فرانسیسی بکتر بند دستوں کے درمیان

زبردست جھڑپیں

الجزائر ۶ نومبر۔ آج الجزائر میں تونس کی سرحد پر اور اس کے علاقہ میں ایک ہزار قوم پرستوں اور فرانسیسی فوج کی زبردست جھڑپ ہوئی۔ فرانسیسی فوج بکتر بند ہے۔ اور اس میں چھاتہ فوج اور پیدل فوج بھی ہے۔ اس علاقہ میں جو تھوڑی سی فرانسیسی فوج جنگ کر رہی تھی۔ اسے شکست کا سامنا ہونے پر کل سات ڈویژن فوج اور بھیجدی گئی۔ اس علاقہ میں قوم پرستوں نے دو بڑے شہروں کے درمیان ذرائع آمد و رفت بھی منقطع کر دیئے ہیں۔ ادھر الجزائر کے فرانسیسی گورنر جنرل کے دفتر سے اعلان ہوا ہے کہ شہر الجزائر میں ۱۷۵ آدمی جن پر قوم پرست ہونے کا شبہ ہے گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ گورنر جنرل نے کل ایک نشری تقریر میں بتایا کہ حکومت قوم پرستوں کی تحریک کو کچل دینے کا تہیہ کر چکی ہے۔ اور جن لوگوں کے خلاف جرم کا ثبوت مل جائے گا۔ انہیں سخت سزا دی جائے گی۔

مصر و امریکہ کے درمیان اقتصادی امداد کے سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے

اس سمجھوتہ کے تحت مصر کو چار کروڑ ڈالر کی اقتصادی امداد ملے گی۔

قاہرہ ۶ نومبر۔ آج تیسرے پہر مصر اور امریکہ کے درمیان اقتصادی امداد کے ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے۔ اس سمجھوتہ کے تحت مصر کو اگلے سال جولائی تک امریکہ سے چار کروڑ ڈالر کی اقتصادی امداد ملے گی۔ مصر کی طرف سے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی نے اور امریکہ کی طرف سے امریکی سفیر مسٹر جیفرسن کیفری نے دستخط کئے۔

امور کشمیر کا محکمہ وزیر داخلہ کے سپرد

کراچی ۶ نومبر۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امور کشمیر کا محکمہ عارضی طور پر وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا کے سپرد کیا گیا ہے۔

شیخ عبداللہ کو ووٹ دینے کی اجازت

سرینگر ۶ نومبر۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ڈوگرہ بخشی حکومت نے شیخ عبداللہ اور ریاستی اسمبلی کے دوسرے گرفتار شدہ ممبروں کو ہندوستان کی کونسل آف سٹیٹ کی خالی نشست کے لئے ووٹ دینے کی اجازت دے دی ہے۔ اس سلسلہ میں خاص افسر مقرر کئے گئے ہیں۔ جو بیلٹ پیپر لے کر جیلوں میں جائیں گے۔ اور ووٹ حاصل کریں گے۔

روس کا ٹیکنیکل مشن دہلی آئے گا

نئی دہلی ۶ نومبر۔ آج نئی دہلی ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں فولاد کا ایک کارخانہ تیار کرنے کا مطالعہ کرنے کے لئے روس کا ایک ٹیکنیکل مشن اس مہینے کے تیسرے ہفتے میں نئی دہلی پہونچے گا۔

مقبوضہ کشمیر میں داخلہ کا پرمٹ دینے سے انکار

نئی دہلی ۶ نومبر۔ "کشمیر کا جھگڑا ختم کرو کمیٹی" کے صدر مسٹر لچھمن پال کو حکومت ہندوستان نے مقبوضہ کشمیر میں داخلہ کا پرمٹ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ مسٹر لچھمن پال نے نئی دہلی میں بتایا کہ آئندہ ماہ جو کل جماعتی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ریاست کی سب سیاسی پارٹیوں کے خیالات معلوم کرنے کے لئے وہ مقبوضہ کشمیر جانا چاہتے تھے۔ لیکن چونکہ انہیں اجازت نہیں دی گئی۔ اس لئے دوسرے لوگ اس سلسلہ میں بھیجے جائیں گے۔

سندھ اسمبلی کا اجلاس

کراچی ۶ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ اسمبلی کا اجلاس اس مہینے کے وسط میں ہو گا۔ اور ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ اس میں ۵۵-۱۹۵۴ء کے وہ ضمنی مطالبات بھی پیش ہوں گے۔ جو پچھلے اجلاس میں پیش نہیں کئے جا سکے۔

سار کے مسئلہ کے متعلق بات چیت دوبارہ شروع کی جائے

مغربی جرمنی کی فرانس سے درخواست

بون ۶ نومبر۔ مغربی جرمنی نے فرانس سے کہا ہے کہ حال ہی میں سار کے متعلق دونوں ملکوں کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کے متعلق پھر سے بات چیت کی جائے۔ مغربی جرمنی نے فرانس سے یہ مطالبہ اس لئے کیا ہے۔ کیونکہ اس سمجھوتہ کے بارے میں مغربی جرمنی کی کابینہ میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ مغربی جرمنی کے دار الحکومت بون سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ڈاکٹر ایڈنیور اپنی کابینہ کے ممبروں کے مطالبوں کے سامنے جھک گئے ہیں۔ اور اس مسئلہ کے متعلق فرانس کے وزیر اعظم مسٹر مانڈیز فرانس کو خط بھیجے ہیں۔

امریکہ لیبیا کو ۲۵ ہزار ٹن

اناج دے گا

بن غازی ۶ نومبر۔ لیبیا میں اناج کی کمی دور کرنے کے لئے امریکہ نے ۲۵ ہزار ٹن اناج لیبیا بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اناج کی پہلی کھیپ اگلے ہفتے روانہ کر دی جائے گی۔ اس سے پہلے آٹھ ہزار دو سو ٹن اناج بطور امداد لیبیا بھیجا جا چکا ہے۔

صوبہ سرحد میں قومی بچت کی سکیم

پشاور ۶ نومبر۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو ضلعے قومی بچت کی سکیم میں سب سے آگے ہوں گے انہیں گورنر شیلڈ انعام میں دیا جائے گا۔

برطانوی نظام تعلیم کا جائزہ

لندن ۶ نومبر۔ برطانوی نظام تعلیم کے بارے میں برٹش کونسل کے تحت ایک جائزہ لینے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور اس میں ۱۶ ملکوں کے بیس طلباء جو اس وقت لندن میں یونیورسٹی اور دیگر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ شامل ہو رہے ہیں۔ یہ جائزہ دو ہفتے یعنی ۱۴ نومبر تک جاری رہے گا۔ طلباء کی ضروریات کے مطابق مختلف تقاریر اور دوروں کا بندوبست کیا گیا ہے۔

دواسازی کی تعلیم کے لئے کالج کھولے جائیں

کراچی ۶ نومبر۔ آج کراچی میں دواسازی کی پہلی کانفرنس میں مجلس تقاریر منعقد ہوئی۔ اپنی تقریروں میں مقررین نے زور دیا کہ دواسازی کے فن کی تعلیم کے لئے پاکستان میں کم از کم دو کالج کھولنا ضروری ہے۔ ان میں سے ایک مشرقی پاکستان میں ہو۔ اور ایک مغربی پاکستان میں۔

نوجوانوں کو ہوابازی کی طرف توجہ دینی چاہئیے

وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

کراچی ۶ نومبر۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے آج تیسرے پہر کراچی ایروکلب کی پچیسویں سالگرہ کے موقعہ پر ایک سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستان جیسے ملک میں ہوابازی کی ترقی بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان ایک ہزار میل کا فاصلہ ہے۔ اور ایک غیر ملکی علاقہ دونوں حصوں کے درمیان واقع ہے۔ مسٹر محمد علی نے کہا نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ ہوابازی کا پیشہ اختیار کر کے ہوابازی کی ترقی میں مدد دیں۔ اس غرض کے لئے مرد اور عورت زیادہ سے زیادہ ہوابازی کی تربیت حاصل کریں۔ کراچی ایروکلب نے تقسیم کے بعد سے اب تک جو ترقی کی ہے۔ وزیر اعظم نے اس پر اسے مبارکباد دی۔

مصری دہشت پسندوں کے چار سرغنے فرار

قاہرہ ۶ نومبر۔ گرفتار شدہ اخوان المسلمون کے اراکین کے مقدمہ میں وکیل سرکار نے کہا ہے کہ دہشت پسندوں کے چار سرغنے ابھی تک فرار ہیں۔ انہوں نے اپیل کی ہے۔ کہ جن لوگوں کو ان کے متعلق کچھ معلومات ہوں وہ انہیں بہم پہنچائیں۔ ان سرغنوں میں سابق وزیر تعلیم کا لڑکا اور مصری فوج کا ایک سابق لفٹنٹ کرنل بھی شامل ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پانچ خصوصیات

عن جابرٍ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسًا لم یعطھن احد قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شھر وجعلت لی الارض مسجدًا وطھورا ..... واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث الیٰ قومہٖ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ (بخاری)

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے۔ کہ مجھے خدا کی طرف سے پانچ ایسی باتیں عطا کی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔ اول مجھے ایک مہینے کی مسافت کے انداز کے مطابق خداداد رعب عطا کیا گیا ہے۔ دوسرے میرے لئے ساری زمین مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دی گئی ہے۔ تیسرے میرے لئے جنگوں میں حاصل شدہ مالِ غنیمت جائز قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ مجھ سے پہلے وہ کسی کے لئے جائز نہیں تھا۔ چوتھے مجھے خدا کے حضور شفاعت کا مقام عطا کیا گیا ہے۔ اور پانچویں مجھ سے پہلے ہر نبی صرف اپنی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا۔ لیکن میں ساری دنیا اور سب قوموں کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔

تشریح:۔ اس حدیث میں ہمارے آقا (فداہ نفسی) کی پانچ ممتاز خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ جن سے آپ کی ارفع شان اور آپ پر خدا تعالےٰ کی غیر معمولی شفقت کا ثبوت ملتا ہے۔

پہلی خصوصیت آپ کی یہ ہے۔ کہ آپؐ کو ایک مہینہ کی مسافت کے انداز کے مطابق خداداد رعب عطا کیا گیا۔ چنانچہ تاریخ اسلام اس بات کی زبردست شہادت پیش کرتی ہے۔ کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بظاہر کمزوری اور فقر کی حالت کے باوجود ہر دشمن آپ کے خداداد رعب سے کانپتا تھا۔ حتیٰ کہ بعض اوقات ایسا ہوا۔ کہ دشمن نے مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہؓ کی ایک قلیل جماعت لے کر اس کے مقابلہ کے واسطے نکلے۔ تو وہ آپؐ کی آمد کی خبر سنتے ہی بھاگ گیا۔ پھر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے سب سے بڑے بادشاہ قیصر روم کو ایک تبلیغی خط لکھا۔ تو اس نے آپؐ کے حالات سن کر کہا۔ کہ اگر میں اس نبی کے پاس پہنچ سکوں۔ تو آپؐ کے پاؤں دھونے میں اپنی سعادت سمجھوں۔

دوسری خصوصیت آپؐ کی یہ ہے۔ کہ آپ کے لئے ساری زمین مسجد بنا دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں ایک مسلمان جہاں بھی اسے نماز کا وقت آجائے۔ اپنی نماز ادا کر سکتا ہے۔ اور دوسری قوموں کی طرح اسے کسی خاص جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ اس لئے ضروری تھا۔ کہ تا مسلمانوں کے وسیع مجاہدانہ پروگرام میں سہولت پیدا کی جائے۔ اسی طرح آپؐ کے لئے زمین طہارت کا ذریعہ بھی بنا دی گئی۔ جس کا ادنیٰ پہلو یہ ہے۔ کہ اگر پانی نہ ملے۔ تو ایک مسلمان وضو کی جگہ پاک مٹی کے ساتھ تیمم کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔ اور یہ پانی اور مٹی کا جوڑ حضرت آدم کی خلقت کے پیش نظر رکھا گیا ہے۔ جنہیں قرآنی محاورہ کے مطابق گیلی مٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔

تیسری خصوصیت آپ کی یہ ہے۔ کہ بخلاف سابقہ شریعتوں کے جن میں غنیمت کے مال کو جلا دینے کا حکم تھا۔ آپ کے واسطے جنگوں میں ہاتھ آنیوالا مالِ غنیمت حلال کیا گیا ہے۔ جس میں یہ حکمت ہے۔ کہ ایک تو قوموں کے اموال یونہی ضائع نہ ہوں۔ اور دوسرے ظالم لوگوں کو یہ سبق دیا جائے۔ کہ اگر تم دوسروں پر دست درازی کرو گے۔ تو تمہارے اموال تم سے چھین کر مظلوموں کے ہاتھوں میں دے دیئے جائیں گے۔ اور تیسرے یہ کہ اسلامی غزوات میں کمزور مسلمانوں کے لئے مضبوطی کا سامان پیدا کیا جائے۔

چوتھی خصوصیت آپؐ کی یہ ہے۔ کہ آپؐ کو شفاعت کا ارفع مقام عطا کیا گیا ہے۔ شفاعت کے لفظی معنی جوڑنے کے ہیں۔ اور اصطلاحی طور پر اس سے مراد عام دعا نہیں ہے۔ بلکہ وہ مخصوص مقام مراد ہے۔ جس میں ایک مقرّب انسان اپنے دُہرے تعلق کی بناء پر (یعنی ایک طرف خدا کا تعلق اور دوسری طرف بندوں کا تعلق) خدا کے حضور شفاعت کرنے کا حق حاصل کرتا ہے۔ اور اسی سفارش کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ اے خدا میں ایک طرف تیرے ساتھ اپنے خاص تعلق کا واسطہ دے کر اور دوسری طرف تیری مخلوق کے لئے (یا فلاں مخصوص فرد کے لئے) اپنے قلبی درد کو تیرے سامنے پیش کر کے تجھ سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اپنے ان کمزور بندوں پر رحم فرما اور انہیں بخش دے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں۔ کہ جب قیامت کے دن لوگوں میں انتہائی گھبراہٹ اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہوگی۔ تو اس وقت وہ تمام دوسری طرفوں سے مایوس ہو کر میرے پاس آئیں گے۔ اور پھر میں خدا کے حضور ان کی شفاعت کروں گا۔ اور میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

پانچویں خصوصیت آپؐ کی یہ ہے۔ کہ جہاں گذشتہ نبی صرف خاص خاص قوموں کی طرف اور خاص خاص زمانوں کے لئے آتے تھے۔ وہاں آپ ساری دنیا اور ساری قوموں اور سارے زمانوں کے واسطے مبعوث کئے گئے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی خصوصیت اور بہت بڑا امتیاز ہے۔ جس کے نتیجہ میں آپ کا خداداد مشن ہر قوم اور ہر ملک اور ہر زمانہ کے لئے وسیع ہو گیا۔ اور آپؐ خدا کے کامل و مکمل مظہر قرار دیئے گئے ہیں۔ یعنی جس طرح ساری دنیا کا خدا ایک ہے۔ اسی طرح آپؐ کی بعثت سے ساری دنیا کا نبی بھی ایک ہو گیا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وبارک وسلم۔ — چالیس جواہر پارے از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا کی اصلاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ ہے

”ہمارے نبی اکملؐ کی برکات جس قدر ظہور میں آئیں۔ اگر تمام خوارق کو الگ کر دیا جاوے۔ تو صرف آپؐ کی اصلاح ہی ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ اگر کوئی اس حالت پر غور کرے۔ جب آپؐ آئے۔ پھر اس حالت کو دیکھے۔ جو آپؐ چھوڑ گئے۔ تو اس کو ماننا پڑے گا۔ کہ یہ اثر بذات خود ایک اعجاز تھا۔ اگرچہ کل انبیاءؑ عزت کے قابل ہیں۔ لیکن ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء۔

اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف نہ لاتے۔ تو نبوت تو درکنار خدا ئی کا ثبوت بھی اس طرح نہ ملتا۔ آپؐ ہی کی تعلیم سے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفوًا احد۔ کا پتہ لگا۔ اگر توریت ہی کوئی ایسی تعلیم ہوتی۔ اور قرآن شریف اس کی تصریح ہی کرتا۔ تو نصاریٰ کا وجود ہی کیوں ہوتا۔ غرض قرآن شریف نے جس قدر تقویٰ کی راہیں بتلائیں۔ اور ہر طرح کے انسانوں اور مختلف عقل والوں کی پرورش کرنے کے طریق سکھلائے۔ ایک جاہل عالم اور فلسفی کی پرورش کے واسطے ہر طبقہ کے سوالات کا جواب غرضیکہ کوئی فرقہ نہ چھوڑا جس کی اصلاح کے طریق نہ بتلائے۔ یہ ایک صحیفۂ قدرت تھا۔ جیسے کہ فرمایا۔ فیھا کتب قیمۃ (پ ۳۰) یہ وہ صحیفے ہیں۔ جن میں کل سچائیاں ہیں۔ یہ کیسی مبارک کتاب ہے۔ کہ اس میں سب سامان اعلےٰ درجہ تک پہنچنے کے موجود ہیں۔“ (ملفوظات)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ وکالت تجارت امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ میں ایک صنعتی نمائش منعقد کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔ جو احباب خود مصنوعات بناتے ہوں۔ یا صنعتی اشیاء کا کاروبار کرتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنا سامان نمائش میں رکھیں۔ نمائش کا انتظام کھلے میدان میں شامیانوں اور قناتوں کے اندر ہوگا۔ نمائش میں حصہ لینے والوں کے لئے پلاٹ متعین کر دیئے جائیں گے۔ جن میں دکانوں کا قیام اور آرائش وغیرہ کا انتظام انہیں خود کرنا ہوگا۔ نمائش کے انتظام کے سلسلہ میں جو اخراجات ہوں گے۔ وہ شامل ہونے والوں سے بحصہ رسدی وصول کئے جائیں گے۔ جو احباب شامل ہونا چاہیں۔ انہیں فوری طور پر ہمیں لکھنا چاہیئے اور مصنوعات کی نوعیت سے مطلع کرنا چاہیئے۔ (وکیل التجارت تحریک جدید)

قائدین کرام صوبہ سرحد کی توجہ کے لئے

صوبہ سرحد میں صوبائی نائب صدر کا نظام قائم ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ قائدین کرام صوبہ سرحد مکرم عبد الستار صاحب خادم نائب صدر صوبہ سرحد (نوشہرہ چھاؤنی) کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں۔ ان کے خطوط اور اعلانات کی تعمیل نہایت ضروری ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا جماعت کے نام ضروری ارشاد

”صدر انجمن احمدیہ (امانت ذاتی) میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں تحریک جدید (امانت تحریک جدید) کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ہے۔“ (حضرت اقدس [illegible])

اعلان نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲ر نومبر ۱۹۵۴ء کو عزیز سید بشیر احمد صاحب ولد سید عبد الحی صاحب آف منصوری جو حضرت سید عبد المجید صاحب مرحوم آف منصوری کے پوتے ہیں کا نکاح گیارہ ہزار روپیہ مہر پر عزیزہ امۃ الحلیم جو سیٹھ محمد اعظم صاحب آف حیدر آباد دکن کی دختر اور قریشی محمد حسین صاحب مرحوم آف لاہور کی نواسی ہیں مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھایا۔ اور دعا فرمائی۔ احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔ خاکسار علی محمد (بی۔اے۔بی ٹی ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۷ نبوت ۱۳۳۳ ہش

وہی پرانا حربہ

جماعت اسلامی نے گھٹیا قسم کی ذاتی مصلحتوں کی خاطر ملکی سیاست میں قدم قدم پر اپنی روش بدل کر جب سے اپنی "صالحیت" کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑا ہے۔ اس وقت سے عوام کی آنکھیں اچھی طرح کھل گئی ہیں۔ کہ بیسویں صدی کے یہ "صالحین" بگلہ بھگت سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ اور ان کی حالت بعینہٖ اس شعر کی مصداق ہے

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

فسادات پنجاب میں انہوں نے جو پارٹ ادا کیا اور آگ لگا کر جس طرح چپکے سے ایک طرف ہوگئے۔ عوام کے دلوں میں اسکی تلخ یاد ابھی تازہ ہی تھی۔ کہ نیا گُل یہ کھلایا کہ اسی مجلس دستور ساز اور اس کے دستور کو برقرار رکھنے پر زور دینے لگے۔ جسے سراسر غیر نمائندہ اور غیر اسلامی قرار دینے میں کل تک ان کی زبانیں خشک ہوئی جاتی تھیں۔ پھر طرہ یہ کہ اخوان المسلمون کے ایک فرد نے جب مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر پر قاتلانہ حملے کی ناکام کوشش کی۔ اور ساری دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے اخوان المسلمون کی دہشت انگیز روش پر ملامت کا شور بلند ہُوا۔ تو ان "صالحین" نے اپنی روش کے عین مطابق اخوان المسلمون کی پیٹھ ٹھونک کر اس کے آنسو پونچھنے ضروری سمجھے۔ تاکہ اس کی دل شکنی نہ ہو۔ خواہ اس نرالی ہمدردی سے دنیائے اسلام کے دل چھلنی ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ پے در پے نقابیں اُٹھنے کے بعد جب جماعت اسلامی اپنے اصل روپ میں سامنے آگئی۔ تو عوام کا اس سے بد دل ہونا لازمی تھا۔ ہر طرف سے طعن و تشنیع کے ڈونگرے برسنے لگے۔ حتیٰ کہ اخبارات بھی اس طرف متوجہ ہوئے بغیر نہ رہے۔ چنانچہ شاید ہی کوئی اخبار ایسا ہو جس نے جماعت اسلامی کے مالہ وما علیہ پر روشنی ڈال کر قوم و ملک کو اس سے خبردار رہنے کی تلقین نہ کی ہو۔

اس لوچھاڑ کی تاب نہ لا کر جماعت اسلامی اب بوکھلا اٹھی ہے۔ اور خفت مٹانے کے لئے کھسیانی بلی کا پارٹ ادا کر رہی ہے۔ وہ ایک بار پھر منافرت انگیزی کا وہی پرانا حربہ استعمال کرنے پر اتر آئی ہے۔ جسے ایک مرتبہ آزما کر وہ ملک کا امن وامان خطرے میں ڈال چکی ہے۔ چنانچہ اس کے ترجمان یعنی روزنامہ تسنیم نے یہ واویلا شروع کر رکھا ہے۔ کہ صرف "مرزائی" اخبارات جماعت اسلامی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ کر دیا اور وہ کر دیا یہ ایسے اور یہ ایسے وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ اگر وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے تو اسے معلوم ہو جائے۔ کہ اس کے اپنے کرتوت ایسے ہیں۔ کہ صرف کوئی ایک حلقہ یا جماعت ہی نہیں بلکہ سارا ملک بھی ان سے اپنی بیزاری کا اظہار کرے۔ جیسا کہ فی الحقیقت کر رہا ہے۔ تو بھی ان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

"قادیانی فلسفہ سیاست" کے عنوان سے تسنیم نے ایک اداریہ لکھا ہے۔ جس میں اپنے پرانے ساتھی احراریوں کے تتبع میں جنہیں افتراق انگیز اور امن کش سرگرمیوں کے باعث پہلے ہی خلاف قانون قرار دیا جا چکا ہے۔ یہ منطق بگھارنے کی کوشش کی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ایک سیاسی جماعت ہے۔ جس کا مقصد سیاسی گٹھ جوڑ اور شرارت انگیزی سے اپنے مخصوص سیاسی عزائم کو آگے بڑھاتے رہنا ہے۔ یہ وہ الزام ہے جسے جماعت اسلامی ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود تحقیقاتی عدالت کے سامنے ثابت نہیں کر سکی۔ اور اس لئے نہیں کر سکی۔ کہ یہ چیز خود اس کے اپنے اوپر ہو بہو صادق آتی ہے۔ چنانچہ وہاں سے ناکام ہونے کے بعد اب وہ اس کا اعادہ کر کے دنیا کی آنکھوں میں ایک بار پھر خاک جھونکنا چاہتی ہے۔ لیکن خود اپنی ہی الٹی کو چاٹنے اور اُگلے ہوئے کو چبانے سے فائدہ۔ جماعت احمدیہ ایک خالص مذہبی اور تبلیغی جماعت ہے۔ بحیثیت جماعت اس کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ اس کے ممبران انفرادی طور پر ملکی سیاسیات میں اپنے اپنے نظریہ کے مطابق حصہ لینے میں آزاد ہیں۔ اور ایک عام شہری کی حیثیت سے انہیں اس کا پورا حق حاصل ہے۔

سب سے زیادہ واویلا تسنیم نے اس بات پر کیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے۔ کہ از روئے قانون قائم شدہ حکومت کی اطاعت کرنا ہر شہری کا فرض ہے۔ یہ مسلک اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ اور جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے۔ دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حکومتِ وقت کی اطاعت کا یہ اسلامی مسلک پُرامن جمہوری اور خالص آئینی جدوجہد کا راستہ کھول کر ہر قسم کی باغیانہ اور تشدد انگیز سرگرمیوں کا دروازہ بالکل بند کر دیتا ہے۔ اس مسلک کو جس کے ساتھ پاکستان کی بقاء اور اس کا استحکام وابستہ ہے۔ جماعت اسلامی اپنے لئے پیغامِ موت سے کم نہیں سمجھتی۔ کیونکہ اطاعت سے انکار اور تشدد وہ بنیادی پتھر ہیں۔ جن پر جماعت اسلامی کا تمام تر سیاسی اور مذہبی فلسفہ قائم ہے۔ اصلاحِ احوال اس کا مقصد نہیں۔ جو آئینی اور پُرامن جدوجہد سے بآسانی حاصل ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس کا مقصد **"جہاں ممکن ہو وہاں قوت سے" سیاسی** اقتدار حاصل کرنا ہے۔ وہ ہر اس حکومت کو **"شیطانی حکومت"** سمجھتی ہے۔ جو اس کے اپنے نظریہ پر پوری نہ اترتی ہو۔ اور وہ کسی بھی ملکی حکومت کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی محب وطن اور قوم وملک کی خیر خواہ کیوں نہ ہو۔ تا آنکہ اقتدار کی باگ ڈور خود اس کے اپنے "صالحین" کے ہاتھ میں نہ آجائے۔ اس کے نزدیک "تمام لوگ جو ایسی حکومت میں (جو جماعت کے اپنے نظریہ پر مبنی نہ ہو) ملازمت یا کسی دوسری حیثیت سے حصہ لے رہے ہیں۔ یا رضامندی سے اس نظام کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ گنہگار ہیں۔ لہذا جماعت مسلم لیگ کے تصور پاکستان کی علی الاعلان مخالف تھی۔ اور جب سے پاکستان قائم ہُوا ہے۔ جس کو "ناپاکستان" کہہ کر یاد کیا جاتا ہے۔ یہ جماعت موجودہ نظام حکومت اور اس کے چلانے والوں کی مخالفت کر رہی ہے۔" اور اس کی اس مخالفت کا سلسلہ صرف پاکستان تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ان ممالک تک پھیلا ہُوا ہے۔ جہاں دوسرے ناموں سے اس کی ہم ذات جماعتیں قائم ہیں۔ اور اپنے اپنے ملک میں حکومت کے خلاف وہی کردار ادا کر رہی ہیں جو جماعت اسلامی پاکستان میں ادا کر رہی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ جب اخوان المسلمون کا ایک رکن مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر پر قاتلانہ حملہ کرتا ہے۔ اور اپنے مقصد میں ناکام رہتا ہے۔ تو تمام دنیائے اسلام کے خلاف الاخوان المسلمون کی ہمدردی میں جماعت اسلامی کی رگ پھڑکنے لگتی ہے ایسی جماعت کو حکومتِ وقت کی اطاعت کی اسلامی تعلیم شاق نہ گذرے تو اور کیا ہو۔ ہاں اگر وہ حکومت کی اطاعت کو اپنا شعار بنالے۔ تو پھر "جہاں ممکن ہو وہاں قوت سے" سیاسی اقتدار حاصل کرنے کا نشہ ہرن ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اور یہ اسے کسی صورت گوارا نہیں۔

جماعت اسلامی کو ہمارا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ وہ اپنی روش پر نظر ثانی کرے۔ اور اسے ملکی مفاد اور مصالح کے ہم آہنگ بنانے کو اپنا شعار بنائے۔ اپنی موجودہ روش پر پردہ ڈالنے کے لئے منافرت انگیزی کے سابقہ حربوں کو آلہ کار بنانا نہ ملکی نقطۂ نگاہ سے درست ہے۔ اور نہ اس کے اپنے لئے ہی کسی طرح مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ دو چار اخباروں پر "مرزائی" کا لیبل لگا کر یہ ظاہر کرنا کہ صرف "مرزائی" ہی جماعت اسلامی کو موردِ الزام ٹھہرا رہے ہیں۔ ورنہ سارا پریس ان کی حرکتوں کی تائید کر رہا ہے۔ ان کی اپنی مخصوص "صالحیت" کے مطابق ہو تو ہو۔ دیانتداری کے سراسر خلاف ہے۔ ایسے ناروا طریقوں کا سہارا لیکر وہ اپنے ناپسندیدہ سیاسی کردار کے نتائج سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتی۔ ہاں اپنی موجودہ روش کو بدل کر اسے تعمیری لائنوں پر استوار کرنے سے اپنی قلبِ ماہیت کا ثبوت دے سکتی ہے۔ جس میں نہ صرف اس کی اپنی بلکہ قوم و ملک کی بہتری اور فلاح مضمر ہے۔

دیدہ دلیری

جماعت اسلامی کے ترجمان روزنامہ "تسنیم" کی یہ پرانی عادت ہے کہ خود تو علمائے اسلام کے خلاف جو چاہے۔ الزام لگاتا چلا جاتا ہے۔ اور جس طرح چاہے ان کی توہین کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا۔ لیکن اگر کوئی اور شخص ائمہ سلف کی پیروی میں ان "مولوی" کہلانے والوں کے متعلق ایک لفظ بھی کہہ دے۔ جو اپنے اعمال و کردار کی رو سے "مولوی" کہلانے کے حق دار نہیں ہیں۔ تو وہ فوراً علمائے اسلام کا ہمدرد بن کر توہین توہین کا شور بلند کر دیتا ہے۔ اور اسے ایک لمحے کے لئے بھی یہ خیال نہیں آتا۔ کہ اگر واقعی یہ چیز توہین یا اشتعال انگیزی کے ذیل میں آسکتی ہے۔ تو اس کا تو وہ خود مرتکب ہو رہا ہے۔ اور اسی بناء پر خود قابل مواخذہ ہے۔ لیکن یہ بات تو وہ اس وقت سوچے جب جان بوجھ کر شرارت کرنا مقصود نہ ہو۔ چنانچہ آج کے تسنیم میں اس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ کے چند اقتباسات اصل متن سے نکال کر اور پھر ان پر اپنی طرف سے حاشیے چڑھا کر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ گویا ان اقتباسات میں علماء اسلام کی توہین کی گئی ہے۔ حالانکہ ہر پڑھنے والا بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس میں ضمناً صرف ان لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو فی الواقع "مولوی" کہلانے کے حق دار نہیں ہیں۔ ورنہ جو اپنے تبحر علمی کے باعث صحیح معنوں میں عالم دین کہلانے کا حق رکھتے ہیں۔ ان کا استخفاف ہرگز مقصود نہیں۔ اور اگر ایسے لوگوں کے متعلق کچھ کہنا تسنیم کی نگاہ میں علماء کا استخفاف ہے۔ تو پھر وہ خدا را بتائے کہ کیا وہ اپنے اسی پرچے میں علماء اسلام کی توہین کا مرتکب نہیں ہُوا ہے۔ ذرا "تکلف برطرف" کی سطور ذیل ملاحظہ ہوں:۔

"ایک پرانی روایت ہے جو صوبہ سرحد کے ایک ملّا سے متعلق ہے۔ کہتے ہیں ایک ملّا جی کو اپنے گاؤں کے ایک ہندو دکاندار سے کوئی وجہ شکایت پیدا ہوگئی۔ غالباً رام چند نے ملّا جی کو قرض یا اودھار سودا دینے سے انکار کر دیا تھا۔ ملّا جی نے اگلے ہی روز خطبہ جمعہ میں اعلان کر دیا۔ کہ مسلمان بھائیو رام چند وہابی ہوگیا ہے

(باقی صفحہ ۷ پر)

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

دنیا کی راہنمائی کیلئے ــــ بہترین مشعلِ راہ

(خورشید احمد)

"مسلمانوں اور غیر مسلموں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے واقف کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اہم پہلوؤں کو لے لیا جائے۔ اور ہر سال خاص انتظام کے ماتحت سارے ملک میں ایک ہی دن ان پر روشنی ڈالی جائے۔" (الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۲۸ء)

جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے "الفضل" کی متعدد اشاعتوں میں تحریک شائع ہو چکی ہے۔ کہ ۹ نومبر ۱۹۵۷ء جبکہ ملک بھر میں سرکاری طور پر میلاد النبیؐ کی تقریب منائی جائے گی۔ ہر جگہ احمدی جماعتیں سرور کائنات سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا تذکرہ کرنے کے لئے جلسے منعقد کریں۔ اور حضور کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں کو واضح کریں۔ تاکہ پاکستان کے باشندے اور بالخصوص نئی نسلیں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ ہو سکیں۔ اور اسے اپنے لئے شمعِ راہ بنا کر دین دنیا میں کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوں۔ ان جلسوں کی اہمیت اسی امر سے ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے جلسوں کے انعقاد کو ثواب عظیم کا موجب قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"مصالح اعلائے کلمۂ اسلام وتذکرہ نبوی کی نیت سے کوئی ایسا جلسہ کیا جائے کہ جس میں سوانح مقدسہ نبویہ کا ذکر ہو۔ اور نہایت خوبی اور صحت وبلاغت سے اس تقریر کو سنا جائے کہ کیونکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تاریکی کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ اور کس طرح بے سامانی کی حالت میں تمام قوموں کے جور وجفا اٹھا کر بفضلہ تعالےٰ کامیاب ہو گئے۔ اور کیسی خدا تعالےٰ نے اپنے اس مقبول بندہ کی وقتاً فوقتاً تائیدیں کیں۔ اور آخر کس طور سے اس دنیا کو مشارق ومغارب میں پھیلا دیا۔ اور اس تقریر میں کچھ کچھ نظم بھی ہو۔ اور پُر درد اور مؤثر بیان ہو۔ اور درمیان میں کثرت درود شریف کی سامعین کی طرف سے ہو۔ اور کوئی علت اور بدعت درمیان میں نہ ہو۔ تو ایسا جلسہ صرف جائز ہی نہیں۔ بلکہ میری نظر میں موجب ثواب عظیم ہے۔"

(بدر یکم جون ۱۹۰۷ء)

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی یہ بابرکت تحریک اس سال ہی نہیں کی گئی۔ بلکہ ہر سال جماعت احمدیہ ملک کے طول وعرض میں ایسے جلسے کرتی ہے۔ دراصل ان جلسوں کی تحریک آج سے ۲۷ برس قبل حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایسے حالات میں شروع فرمائی تھی۔ جبکہ برعظیم ہند پاکستان میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر غلط فہمیوں اور سراسر جھوٹے الزامات کے ذریعہ پردہ ڈالنے کی خطرناک مہم شروع تھی۔ اسی مہم کا ایک نہایت ناپاک پہلو یہ تھا کہ دشمنان اسلام دانستہ طور پر حضور اکرم کی شان میں سخت دلخراش حملے کر کے مسلمانوں کے قلوب کو پاش پاش کرتے۔ اور انہیں مشتعل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ رنگیلا رسول ایسی ناپاک کتاب اور رسالہ ورتمان کی انتہائی اشتعال انگیزی اسی زمانہ کی پیداوار ہے۔ جس کے باعث پورے ملک میں فرقہ وارانہ منافرت کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس ناپاک مہم کا مقابلہ کرنے کے لئے دو تجویزیں پیش فرمائیں۔ ایک تو وقتی تجویز تھی یعنی یہ کہ ایک خاص تاریخ مقرر کر کے اس دن "ہر شہر اور ہر قصبہ میں عام جلسہ کیا جائے۔ جس میں ان ہتک آمیز تحریروں کے خلاف جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہندوؤں کی طرف سے شائع ہوئی ہیں پروٹسٹ کیا جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور گورنمنٹ کو اس فتنہ کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے۔"

(الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۷ء)

چنانچہ اسکے مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو ملک کے طول وعرض میں حضور کی راہنمائی میں مسلمانانِ ہند نے جلسے منعقد کئے۔ اور حکومت سے اس شرارت کے ازالہ کا مطالبہ کیا۔ اس احتجاج کے نتیجہ میں حکومت نے پیشوایان مذاہب کا احترام قائم کرنے کے لئے ۲۴ اگست ۱۹۲۷ء کو مروجہ قانون میں ترمیم کرنے کا اعلان کیا۔

دوسری تجویز ملک بھر میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے کرنے کی مبارک تحریک تھی۔ جو درحقیقت توہین رسولؐ کی مہم کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک مستقل نوعیت کی حامل تھی۔ جس کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے ایسی شرارت کا دروازہ بند کرنا مقصود تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۶ جنوری ۱۹۲۸ء کو خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے اس تحریک کی غرض وغایت کی تشریح فرمائی۔ حضور نے فرمایا:۔

"چونکہ لوگوں کو آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) پر حملہ کرنے کی جرأت اسی لئے ہوتی ہے کہ وہ آپ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں۔ یا اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں دوسرے لوگ ناواقف ہیں اس لئے اس کا ایک ہی علاج ہے۔ جو یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر کثرت سے اور اس قدر زور کے ساتھ لیکچر دیئے جائیں کہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپ کے حالات زندگی اور آپ کی پاکیزگی سے آگاہ ہو جائے۔ اور کسی کو آپ کے متعلق زبان درازی کرنے کی جرأت نہ رہے۔ جب کوئی حملہ کرتا ہے تو یہی سمجھ کر کرتا ہے کہ دفاع کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ واقف کے سامنے اسی لئے کوئی حملہ نہیں کرتا۔ کہ وہ دفاع کرے گا۔ پس ہمارے ملک کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے واقف کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اہم پہلوؤں کو لے لیا جائے۔ اور ہر سال خاص انتظام کے ماتحت سارے ہندوستان میں ایک ہی دن ان پر روشنی ڈالی جائے۔"

(الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۲۸ء)

غرض یہ تھی وہ مبارک تحریک جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے ۲۷ برس قبل شروع فرمائی۔ اس تحریک کے نتیجہ میں نہ صرف برعظیم ہند وپاکستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی جہاں جہاں احمدی جماعتیں موجود ہیں۔ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے ہر سال منعقد کئے جاتے ہیں۔ ان جلسوں میں خصوصیت سے غیر مسلم اصحاب کو مدعو کیا جاتا ہے۔ تا وہ حضور کی عظمت وشان سے آگاہ ہو سکیں۔ اور ان کے دلوں میں اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں ہوں ان کا ازالہ ہو سکے۔

ان بابرکت جلسوں کی گزشتہ ۲۷ سالہ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ ان کی بدولت جہاں خود مسلمانوں کو حضور کے اسوۂ حسنہ سے آگاہ ہونے کا موقعہ ملا۔ وہاں ہزاروں نہیں بلکہ بلامبالغہ لاکھوں غیر مسلم معززین کی غلط فہمیاں بھی دور ہوئیں۔ ان کے قلوب میں عداوت وبغض کی بجائے حضور کے لئے محبت وعقیدت کا جذبہ پیدا ہوا۔ اور وہ پکار اٹھے۔ کہ

"حضرت محمدؐ انسانی جماعت کے سب سے بڑے راہنما اور ہادی ہیں۔ جب تک وحدانیت اور مساوات کے اصول سے بڑھیا اصول دستیاب نہیں ہوتے اس وقت تک اس فیض رسانی کا سہرہ حضرت محمدؐ کے ہی سر رہے گا۔"

(رام چند منچندہ بی اے ایل ایل بی)
(الفضل ۱۴ مئی ۱۹۲۹ء)

آج پاکستان میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی ضرورت واہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہاں پر نہ صرف اس لئے ان جلسوں کی ضرورت ہے تاکہ پاکستان میں بسنے والے لاکھوں غیر مسلم حضور کے فضائل سے آگاہ ہوں۔ اور اسلامی تعلیم کے متعلق ان کی وہ غلط فہمیاں دور ہوں جو اسلام کے نام پر غیر اسلامی حرکات دیکھ کر ان کے قلوب میں پیدا ہوتی ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی کثرت کے ساتھ ان جلسوں کے انعقاد کی ضرورت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو صحیح طور پر سمجھنے اور اس کو اجتماعی اور انفرادی طور پر مشعلِ راہ بنانے میں ہی پاکستان کی بقاء وترقی کا راز مضمر ہے۔

ایک طرف مغربی تہذیب وتمدن اور اسکے نتیجہ میں آنے والا کفر والحاد اسلامی تعلیم کی راہ میں بہت بڑی روک ہے اور دوسری طرف خود اسلام کے نام پر اسلام کی اجارہ داری کے بعض دعویدار ایسی حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جن کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ وہ سراسر اسلام کو بدنام کرنے والی اور صحیح اسلامی تعلیم کو سمجھنے کی راہ میں سنگ گراں بن کر حائل ہیں۔ ان حالات میں بہترین طریق عمل یہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف اہم پہلوؤں کو صحیح رنگ میں بار بار وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے۔ تاکہ اسلامی اعمال وکردار کا صحیح تصور سامنے آ جائے۔ اور اس کی روشنی میں ہم اپنے لئے لائحہ عمل تجویز کریں۔

پس سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسوں کی تحریک ایک نہایت اہم تحریک ہے۔ ۹ نومبر کو تمام احمدی احباب اپنے اپنے مقامات پر وسیع پیمانے پر ایسے جلسوں کے انعقاد کا انتظام واہتمام فرمائیں۔ اور یہ کوشش کریں کہ ان جلسوں میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلو بڑی وضاحت کے ساتھ سامنے آ جائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ اصحاب کو ان جلسوں میں شریک کرنے کی سعی فرمائیں۔ تا وہ اپنے پیارے آقا کے کمالات وفضائل سے آگاہ ہونے کی سعادت حاصل کریں:

اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت و ضرورت

(از چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے مبلغ انچارج امریکہ)

125

(۲)

صدقہ اور زکوٰۃ میں فرق!

صدقہ اور زکوٰۃ دونوں ہی اس نہائیت اہم مقصد کی تکمیل کے دو مختلف ذریعے ہیں۔ ان میں فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ اسلامی حکومت لیتی ہے۔ اور نظام کے ماتحت صرف کرتی ہے مگر صدقہ ہر فرد انفرادی لحاظ سے اپنی پسند اور اپنے اختیار سے بعض افراد کو دیتا ہے۔ زکوٰۃ قومی حیثیت سے ہی جمع ہوتی ہے۔ اور قومی لحاظ سے ہی خرچ ہوتی ہے۔ اور پھر قوم کے بعض معین حصوں پر خرچ ہوتی ہے لیکن صدقہ دینے والے کو اسلام ایک حد تک آزادی دیتا ہے۔ کہ تم جس کو چاہو دو۔ پھر زکوٰۃ کی شرح مقرر ہے۔ اور صدقہ ہر آدمی کی اپنی ہمت استطاعت۔ اخلاص اور حالات پر منحصر ہے۔ پس صدقہ اور زکوٰۃ دونوں مل کر حقوق العباد کے مقصد کو دو مختلف پہلوؤں سے علی وجہ الاتم پورا کرتے ہیں۔ صدقہ کے لحاظ سے من حیث الافراد اور زکوٰۃ کے لحاظ سے من الحیث الجماعت۔ اور یہی ایک مکمل مذہب کا خاصہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ساری قوم کو جماعتی لحاظ سے اور ہر فرد کو انفرادی طور پر روحانی مدارج کی ترقی کی راہوں پر چلائے۔ زکوٰۃ سے اس امر کا خیال رکھا گیا ہے۔ کہ تمام حاجتمندوں کو ان کا حصہ مل جائے۔ اور صدقہ سے دینے والے کی روحانی ترقی کی طرف زیادہ توجہ کی گئی ہے پس صدقہ سے نفس کی اصلاح اور ایمان کی تکمیل مدنظر رکھی گئی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ صدقہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"شریعت چاہتی ہے۔ کہ لوگوں کے تعلقات مضبوطی کے ساتھ قائم ہوں۔ اور یہ صاف بات ہے۔ کہ جو انسان کسی کو کچھ دیتا ہے۔ اور جو لیتا ہے۔ ان کا آپس میں اُنس ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ جو کسی بچہ کو پالتے ہیں۔ ان کو جب کوئی تکلیف پہنچے۔ تو وہ بچہ ایسا ہی محسوس کرتا ہے جیسا کہ اپنا بچہ۔ لیکن اگر غریب بچوں کو حکومت پالے۔ اور روپے لوگ دیں۔ تو ان میں لوگوں کے ساتھ ایسی محبت پیدا نہیں ہو سکتی ..... اس سے خدا تعالیٰ کے قرب کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ شخص جو چندہ کا ہوا کچھ دیتا ہے۔ اس میں ایسی خوشی اور رغبت پیدا نہیں ہوتی۔ جیسی خود بخود دینے والے میں پیدا ہوتی ہے ..... پھر مسکین کی دعا ملتی ہے۔ جب کوئی شخص اسے خود دیتا ہے تو وہ اس کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہے"

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۶۳)

۱۱۔ اسلامی نظام حکومت کی مالی بنیاد

چونکہ اسلام دنیا کے سامنے محض روحانی اصول ہی پیش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک کامل اور شاندار نظام حکومت کا مکمل خاکہ پیش کرتا ہے۔ بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے۔ کہ اسلام کے مکمل اقتدار اور روحانی بادشاہت کے قیام کے لئے اسلامی نظام حکومت کا قائم ہونا ضروری ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ایک عمدہ نظام حکومت مضبوط مالی بنیادوں پر ہی استوار ہو سکتا ہے جب تک ساری رعایا کی رہائش اور معیشت کا حکومت انتظام نہ کرے۔ جب تک تمام حاجتمندوں کی حاجت کا خیال نہ رکھے۔ جب تک تمام ضروری شعبوں کی مالی اعانت کے نظام کا حکومت انتظام نہ کرے۔ اس وقت تک وہ ایک کامیاب نظام حکومت نہیں کہلا سکتا۔ اسلامی نظام حکومت اس لحاظ سے نہایت ہی کامیاب ہے۔ کیونکہ اسلام نے ایک طرف زکوٰۃ کے ٹیکس کے ذریعے حکومت کے ہاتھوں کو مضبوط کیا ہے۔ اور اس کو مستحکم مالی بنیاد دی ہے۔ اور دوسری طرف مصارف زکوٰۃ کی تعیین کر کے تمام حاجتمندوں کی ضروریات کا انتظام کر دیا ہے۔ جو موجودہ زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے "نظام وصیت" کے ساتھ مل کر ایک مکمل نظام حکومت" کا نقشہ پیش کر دیتا ہے۔

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللّٰہ وابن السبیل فریضۃ من اللّٰہ واللّٰہ علیم حکیم۔ (توبہ) علیم و حکیم خدا نے اس آیت کریمہ میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف مقرر فرمائے ہیں۔ جو اپنے معانی کے لحاظ سے ایک وسیع جماعت پر مشتمل ہیں۔ سب سے پہلے فقراء ہیں۔ فقیر عربی میں اُسے کہتے ہیں۔ جس کی فقار یعنی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو۔ اس لحاظ سے ہر وہ آدمی جو مالی لحاظ سے شکستہ ہو۔ غریب ہو۔ اور تجارت میں تنگدست ہو گیا ہو۔ فقیر کے تحت میں آجائیگا۔ دوسرے نمبر پر مسکین کو رکھا گیا ہے۔ جو سکن سے ہے۔ یعنی جو حرکت نہ کر سکے۔ ان معانی کے لحاظ سے ہر کمزور اور نادار۔ مغلوب اور مفلوک الحال۔ مفلس و قلاش اور ہر وہ آدمی جسے وسائل معاش میسر نہ آرہے ہوں۔ اس لحاظ سے بے حرکت اور مسکین ہوگا۔ وہ بیمار جو اپنی بیماری یا کمزوری کے باعث روزی کمانے سے عاجز ہوں۔ وہ بھی مسکین کے مصرف کے تحت میں آئیں گے۔ پس ہر قسم کی طبی ضروریات کے پورا کرنے ہسپتالوں کے چلانے۔ ڈاکٹروں کے تیار کرنے اور ان کو سوزیتے دینے کے لئے اسلام نے زکوٰۃ کے مال میں حصہ رکھا ہے۔ پھر سائنٹفک علاج کو ترقی دینے کے لئے ہر قسم کی ریسرچ اور تحقیق و تفتیش اور کیمیائی تجربات کے لئے بھی گویا اموال زکوٰۃ میں سے ایک اسلامی حکومت ادائیگی کر سکے گی۔ تیسرے نمبر پر عاملین علیھا کی جماعت ہے۔ یعنی وہ کارکنان حکومت جو اموال زکوٰۃ کی تحصیل کا کام کریں۔ اور وہ بھی جو ان کے مصارف کا انتظام کریں۔ گویا "تحصیل" اور "انتظام" محکمہ کے دونوں شعبوں کے لئے تنخواہوں اور دوسرے تمام اخراجات کے لئے اسلام نے زکوٰۃ میں سے گنجائش رکھی ہے۔ کلرک۔ کلکٹر بیت المال کے محکمے سب اس کے ماتحت آجاتے ہیں چوتھے نمبر پر "مؤلفۃ قلوب" کی جماعت ہے۔ ایک نومسلم جو اسلام میں شامل ہونے کے بعد اپنی پرانی سوسائٹی اور گذشتہ لواحقین اور سابقہ وسائل معیشت سے کٹ جائے۔ مؤلفۃ قلوب میں شامل ہے۔ اور اموال زکوٰۃ سے مدد دیئے جانے کا مستحق ہے۔ ایک شخص جو اسلام کی طرف راغب ہے۔ مگر اپنے سامنے روزی کے کوئی ذرائع نہیں پاتا۔ مؤلفۃ قلوب میں شامل ہے۔ بیہودہ ذرائع جن سے مسلمین کی جماعت کے اندر اُلفت اور مودت کو بڑھایا جا سکے۔ اس شق کے ماتحت آجاتے ہیں مثلاً قضاء کا محکمہ ہے۔ جو کہ جھگڑوں کے مٹانے میں مدد دیتا ہے۔ پانچویں جماعت "فی الرقاب" کی ہے۔ یعنی غلاموں کی جنگی آزادی کے لئے اسلام نے خاص زور دیا ہے اور جہاں دوسرے ذرائع سے غلاموں کی آزادی کی تحریک و تحریص کی ہے۔ وہاں زکوٰۃ سے بھی اس نہایت اہم امر کے لئے گنجائش رکھی ہے۔ دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے غلاموں کی آزادی کے لئے اس قسم کا انتظام بھی کیا ہے۔ چھٹے نمبر پر غارمین کا گروہ ہے۔ یعنی ایسے مقروض جن پر قرضہ یا تاوان جرمانہ یا جرمانہ آپڑا ہو۔ اور وہ اس حال میں جائز مدد کے محتاج ہوں۔ تو زکوٰۃ کا مال اس غرض کے لئے استعمال ہو سکے گا۔ ساتویں نمبر پر فی سبیل اللّٰہ کا مصرف ہے۔ مجاہدین اسلام کا وہ گروہ جو خواہ شمشیر سے جہاد کر رہا ہو یا زبان و قلم سے فی سبیل اللہ کے گروہ کا ایک حصہ ہے۔ اور زکوٰۃ سے مدد دیئے جانے کا اہل پھر امام جماعت یا خلیفہ وقت کے منشاء کے ماتحت ہر وہ ضرورت جس پر جماعت کی ترقی اور اُمت مسلمہ کی خاطر روپیہ لگایا جائے۔ فی سبیل اللہ کے تحت میں آئے گی۔ آخری نمبر پر "ابن السبیل" کا لفظ ہے۔ جو محض مسافر پر ہی حاوی نہیں ہے بلکہ وہ سفیر جو اسلامی حکومت کی طرف سے دوسرے ممالک میں جائیں۔ وہ طلبہ جو تحصیل علوم کے لئے غیر ممالک میں بھیجے جائیں۔ وہ افراد جو بین الاقوامی اور بین الممالک کے تعلقات کے ازدیاد کے لئے باہر روانہ کئے جائیں۔ سب ابن السبیل کے ماتحت آئیں گے۔ باہر کے ممالک سے آکر اسلامی حکومت میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ بھی ابن السبیل میں شامل ہوں گے پھر ذرائع سفر میں سہولت۔ سرعت اور آرام کے لئے بھی اس مد میں سے صرف کیا جائے گا۔

الغرض اسلام نے جہاں زکوٰۃ کا بھاری ٹیکس ہر صاحب نصاب پر لگا کر اسلامی حکومت کو مضبوط مالی بنیادوں پر کھڑا کیا ہے۔ وہاں اس کے مصارف ایسے مقرر کر دیئے ہیں۔ کہ اسلامی نظام میں کوئی حاجتمند نہ رہے جس کی حاجت کا انتظام نہ ہو۔ تمام اہم شعبوں۔ تمام انتظامی محکموں اور تمام متعلقہ مدات کی صحیح۔ مناسب اور بروقت۔ اعانت بھی ہو سکے۔ آج دنیا کا کوئی نظام حکومت بھی اس قدر شاندار سکیم پیش نہیں کر سکتا۔

تفصیل مصارف زکوٰۃ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"محتاج جس کے پاس ضرورت صحیحہ کے لئے کچھ نہ ہو۔ مثلاً کسی نے ریل کا ٹکٹ لینا ہے۔ مگر اتفاق سے اس کے پاس چند پیسے کم ہیں۔ اور وہ اس کے بغیر جہاں جاتا ہے جا نہیں سکتا۔ المساکین جو کما سکتا ہے مگر اس کے پاس سامان نہیں۔ مثلاً کوئی جلد ساز ہے۔ اور وہ اسباب نہیں رکھتا جس سے اپنی دوکان کھول سکے۔ والعاملین علیھا۔ صدقات کے انتظام اور وصول کے لئے جو محکمہ ہو۔ اس کے ملازموں کی تنخواہ۔ والمؤلفۃ قلوبھم۔ اس مد کو بعض علماء نے غلطی سے اُڑا دیا ہے۔ حالانکہ یہ بہت ضروری ہے مثلاً کوئی آریہ تحقیق دین کے لئے آتا ہے۔ اب اس کے لئے مکان۔ خوراک وغیرہ کی ضرورت ہے۔ یا کوئی نومسلم ہے۔ ابھی وجہ معاش کے لئے کچھ مشکلات ہیں ایسی مد سے خرچ کیا جائے۔ فی الرقاب غلاموں کو آزاد کرنے کے لئے کوئی مذہب سوائے اسلام کے نہیں۔ جس نے غلاموں کی آزادی کے لئے باضابطہ طور پر ایک حصہ رکھا ہو۔ والغارمین یعنی جس پر کوئی تاوان پڑ گیا ہو۔ مثلاً کسی نیک دشریف کی ضمانت دی تھی۔ وہ بھرنی پڑ گئی یا کسی پر جرمانہ عدالت میں ہو گیا۔ اور وہ اس کے ادا کے بغیر قید ہو جائے گا۔ وفی سبیل اللّٰہ دینی کاموں میں جو امام کی مصلحت کے مطابق ہوں۔ ابن السبیل جہاد میں جو خرچ ہو۔ اس مد سے ہو۔ حاجی بنا کر روانہ کریں۔ بعض علماء کے نزدیک راہ کی عمارتیں بھی اس میں شامل ہیں۔ اگر کسی کو توفیق ہو۔ تو ریلوے سٹیشن پر مسجدیں بنوائے تاکہ مسافروں کو دقت نہ ہو"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد بھی ان وسیع امور کی طرف ایک واضح اشارہ کر رہا ہے۔ جن میں حکومت اسلام اموال زکوٰۃ کے مصرف کا انتظام کر سکتی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

کیا عامۃ المسلمین تزکیۂ نفس اور انفرادی اصلاح سے سبکدوش ہو چکے ہیں؟

حکومت اور ارباب اختیار پر انگلیاں اٹھانے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ

از ہفت روزہ رفتار زمانہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۴ء

زبان سے انکار کرنے یا جان بوجھ کر آنکھیں بند کر لینے سے حقائق اور واقعات تبدیل نہیں ہو سکتے ۔ اور نہ ان کے نتائج سے محفوظ رہنا ممکن ہے۔

خواہ ہم اس پہ غور کریں یا نہ کریں۔ یہ ایک ایسی ناقابل تردید حقیقت ہے۔ جو کسی شہادت و دلیل کی محتاج نہیں کہ آزادی کے زمانہ میں ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں نے دَور غلامی کے مقابلہ میں اخلاقی قدروں کے حصول کے لئے اتنی جدوجہد نہیں کی ۔ جتنی آزاد ملکوں کے لئے ضروری ہوتی ہے جھوٹ ، بد عہدی ، خود غرضی ، بغض و حسد ، اور رشوت ستانی وغیرہ امراض وبا کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔

اس صورت حال کو اصلیت کی تلخی کے پیش نظر نا قابل اعتنا سمجھنا ، صرف خود فریبی اور اپنے تئیں دھوکے میں مبتلا کرنا ہی نہیں ۔ بلکہ ملک و ملت اور آنے والی نسلوں سے صریح غداری کے مترادف بھی ہے اہل فکر و نظر اور ملک و ملت کے مخلص دردمندوں کا اولین فرض ہے ۔ کہ وہ اس صورت حال کے اسباب و وجوہ کا ٹھنڈے دل سے تجزیہ کریں ۔ اور مرض کے صحیح سبب کو ، معلوم کر کے ، علاج اور اصلاح کی طرف توجہ فرمائیں کیونکہ

کوئی قوم اخلاقی بلندی کے بغیر محض مادی وسائل سے کبھی مستقل کامرانیوں سے سرفراز ہوئی ہے ۔ اور نہ ہو سکتی ہے ۔ اگر کبھی شاذ کے طور پہ اتفاقاً کسی قوم کو صرف مادی وسائل کی بدولت کچھ وقت کے لئے غلبہ مل گیا ۔ تو اخلاق کی پستی نے اسے عارضی رفعت و بلندی سے کچھ زیادہ متمتع ہونے کا موقعہ نہیں دیا ۔

اگرچہ ہماری حکومت قومی زندگی اور ملی احیاء کے لئے اپنی مساعی سے کام لے رہی ہے ۔ لیکن یہ روگ صرف حکومتوں کے بس کا نہیں ـــــ اور یہ تصور کہ صرف اسلامی حکومت ہی اخلاقی کمزوریوں کو دور کرنے کی ذمہ دار ہے اور عامۃ المسلمین اسلامی حکومت قائم ہو جانے کی وجہ سے تزکیۂ نفس اور انفرادی اصلاح کے فرائض سے سبکدوش ہو چکے ہیں ۔ ہرگز درست نہیں ہے ۔

غلامی کے زمانے میں یہ احساس پھونکا جاتا تھا ۔ کہ ہم غلام ہیں ۔ ہمارے بس میں ہی کیا ہے ۔

اور اب آزادی کے زمانہ میں ہم اپنے فرائض حکومت کے سر تھوپ کر خود بدستور شکارِ غفلت رہنا چاہتے ہیں۔

ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ ہمارا طرز عمل کہاں تک ، زندہ اور کامیاب ملتوں کی صف میں ہمیں بلند مرتبہ پر فائز کرنے کا موجب ہوگا یاد رکھیئے حکومت کو متہم کرنے اور اقتدار کو بُرا بھلا کہنے سے ہم بری الذمہ قرار نہیں دیئے جا سکتے ۔

حکومت کے ارکان اور ارباب اختیار بھی تو آخر ہم میں سے ہی ہیں ، بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ چیدہ چیدہ افراد کی طرف برائیاں اور عیوب منسوب کرنے کا منطقی نتیجہ یہی ظاہر ہوگا ۔ کہ چیدہ افراد کو چننے والے خود بھی تو ایسے ہی ہوں گے

بھلا جس قوم کے ممتاز افراد میں عام افراد ہی اٹھ اٹھ کر کیڑے ڈالنے لگیں ، اس قوم کے عوام کے متعلق کون صاحب بصیرت اچھی رائے قائم کر سکے گا ؟

آج کل یہ ایک فیشن ہو گیا ہے کہ برائی صرف حکومت کی کمزوری اور ارباب اختیار کی کم توجہی پہ ہی محمول کی جاتی ہے ۔ اور خود ہر شخص اپنے تئیں بری الذمہ سمجھتا ہے

ارباب حکومت کی برائیاں تو چٹخارے لے لے کر بیان کی جاتی ہیں لیکن یہ کبھی نہیں سوچا جاتا ۔ کہ انہی برائیوں کا ہم کس قدر شکار ہیں

کیا ہم خود اپنی اصلاح نہیں کر سکتے ؟

کیا حکومت ہمیں سچ بولنے سے روکتی ہے ؟

کیا حکومت ہمیں نیک نیتی ، دیانتداری احسان خوش معاملگی ، ایفائے عہد ، باہمی ہمدردی اور نیکی کے کام کرنے سے منع کرتی ہے ؟

ہم نے کبھی سوچا ۔ کہ ہم میں سے ہر ایک ، اپنے گھر کا بادشاہ ہے ۔ ایک چھوٹی سی حکومت کا مالک ہے ؟

اور ہم میں سے ہر ایک پر وہی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جو پاکستان کے گورنر جنرل یا وزیر اعظم پر اصلاحی مساعی کے سلسلے میں عائد ہو سکتی ہیں ۔

وقت اور ضرورت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر فرد ملت ، اپنی قوت و طاقت کے مطابق اپنے اپنے حلقۂ اثر میں اصلاح کے لئے کمربستہ ہو جائے اور ذاتی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے دوسرے بھائیوں کی درست کرداری کے لئے بھی ، دلی ہمدردی اور خلوص کے ساتھ کوشاں رہے

ہر مسلمان جہاں خود مسلمان یعنی خدا اور رسول کا فرمانبردار بننے کا مکلف ہے ایسے ہی تواصوا بالحق ، یعنی محبت اور دلسوزی کے ساتھ تلقین و نصیحت اور ابلاغ حق بھی اس کے فرائض میں داخل ہے ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اس امر کے لئے وہ حکومت کی طرف سے

مامور ہو

پنجاب ریڈ کراس سوسائٹی

پنجاب ریڈ کراس سوسائٹی ۷ سے ۱۳ ر نومبر تک ریڈ کراس کا خاص ہفتہ منا رہی ہے ۔ اس دوران میں ریڈ کراس کا پیغام گھر گھر پہنچا دیا جائے گا ۔ اور عوام کو وسیع پیمانے پہ اس کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا جائے گا ۔ تاکہ ان کاموں کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ روپیہ فراہم کیا جائے جو سوسائٹی کے فرائض کی حیثیت رکھتے ہیں ۔

پاکستان میں ریڈ کراس سوسائٹی کا افتتاح حضرت قائداعظمؒ نے ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو گورنر جنرل ہاؤس کراچی میں کیا آپ نے فرمایا " ریڈ کراس کی تاریخ بے لوث قربانیوں کے ذکر سے معمور ہے ۔ اس ادارے سے تعلق رکھنے والے ایثار پیشہ لوگوں نے انسانی دکھ درد کی امداد کے لئے بے مثال کام کیا ہے " آپ نے حسب ذیل تین اہم امور کو ریڈ کراس کے مقاصد قرار دیا ۔

۱ ۔ صحت عامہ کی ترقی
۲ ۔ بیماریوں کی روک تھام
۳ ۔ انسانی دکھ درد کا مداوا

جنگ کے دوران میں ریڈ کراس کا اہم کام زخمیوں اور بیماروں کی دیکھ بھال کرنا ہوتا ہے ۔ زمانہ امن میں مذکورہ بالا امور کی طرف پوری توجہ دی جاتی ہے ۔

پنجاب برانچ کی خدمات

پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی پنجاب برانچ نے (جو ان دنوں اپنا خاص ہفتہ منا رہی ہے) پچھلے سات سال میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں ۔ قیام پاکستان کے بعد سوسائٹی نے ان لاکھوں مہاجرین کو طبی امداد مہیا کی ۔ جو سرحد پار سے خستہ حالت میں پاکستان پہنچ رہے تھے ۔ مہاجرین کے کیمپوں میں پنجاب برانچ نے کم و بیش سولہ لاکھ پارچات تقسیم کئے ۔ رضائیوں اور کمبلوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے ۔

پنجاب برانچ کا سب سے بڑا کارنامہ آزاد کشمیر میں میڈیکل مشن بھیجنا ہے ۔ جب کشمیر کی جنگ ہو رہی تھی تو ریڈ کراس نے وہاں زخمیوں کی دیکھ بھال کا سارا کام سنبھال لیا اور میرپور ، پلندری ، بھمبر ، پڑاسی ، باغ ، کوٹلی اور بھانگو کے مقامات پر ہسپتال قائم کئے ۔ جن میں کم و بیش ۲۴ ہزار مریضوں کو داخل کر کے علاج کیا گیا ۔ آؤٹ ڈور مریضوں کی تعداد تین لاکھ سے بھی متجاوز تھی ۔ اس مشن پہ کل سولہ لاکھ کے قریب روپیہ خرچ آیا ۔

پھر جب ۱۹۴۹ اور ۱۹۵۰ء میں سیلاب آئے ۔ تو پنجاب برانچ نے سیلاب زدگان کی امداد میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی ۔ ابتدائی طبی امداد کے دستے جگہ جگہ متعین رہے ۔ اور پندرہ لاکھ کی مالیت کی دوائیں سیلاب زدگان میں تقسیم کی گئیں ۔

ہر سال پنجاب برانچ لاکھوں روپے کے صرف سے سول اور مشن ہسپتالوں کو دوائیاں طبی سامان ، پٹیاں ، پارچات اور بستر مہیا کرتی ہے ۔ ریڈ کراس کے اپنے ہسپتال اور تپدق کے کلینک بھی عوام کی طبی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ۔

حالیہ سیلاب کے دوران میں ریڈ کراس سوسائٹی نے نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں ۔ اور جگہ جگہ ریلیف سنٹر قائم کر کے کپڑے خشک دودھ ، ادویہ اور دیگر ضروریات زندگی ضرورت مندوں تک پہونچائی ہیں ۔

سنہ ۱۹۵۰ء سے ریڈ کراس کا خاص ہفتہ ہر سال منایا جاتا ہے ۔ پہلے سال اس ہفتے کے دوران ایک لاکھ ۹ ہزار روپے جمع ہوئے ۔ دوسرے سال ایک لاکھ ۲ ہزار اور تیسرے سال ایک لاکھ ۹ ، ہزار

ریڈ کراس سوسائٹی توقع رکھتی ہے ۔ کہ عوام اس سال بھی اسی فراخدلی سے چندہ دیں گے تاکہ سوسائٹی نہ صرف اپنی مفید سرگرمیوں کو جاری رکھ سکے بلکہ ان میں ہر ممکن توسیع بھی کر سکے ۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

پاکستانی جھنڈا لگانے سے متعلق فسادات کے ۵ نظر بند رہا کر دئیے گئے

حیدرآباد ۶ نومبر - اگست میں پاکستانی جھنڈا لگانے پر فسادات ہونے کے سلسلے میں جن ۱۲ اشخاص کو نظر بند کیا گیا تھا - ان میں سے ۵ نظر بندوں کو ایڈوائزری بورڈ کے مشورہ سے رہا کر دیا گیا ہے - ایڈوائزری بورڈ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے - کہ ان کی نظر بندی کیلئے جو اسباب حکومت نے بتلائے ہیں وہ ناکافی ہیں باقی سات اشخاص کی نظر بندی سے متعلق بورڈ نے اطمینان کا اظہار کیا ہے - اور یہ لوگ نظر بند رہیں گے

میں اخوان کے تمام خفیہ گروہوں اور اسلحہ کے ذخائر کا پتہ بتا دوں گا

اخوان کے نائب مرشد عام نے حکومت مصر کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے

قاہرہ ۶ نومبر - الاخوان المسلمون مصر کے نائب مرشد عام عبد القادر عودہ نے وزیر اعظم مصر لفٹیننٹ کرنل جمال عبد الناصر کے نام ایک خط میں حکومت مصر اور اخوان المسلمون کے درمیان صلح کی تجویز پیش کی - نائب مرشد عام عودہ نے یہ رقعہ فوجی قید خانہ سے بھیجا ہے - جہاں وہ ۶۷۴ دوسرے اخوان کے ساتھ قید ہیں - وزیر اعظم ناصر نے اس خط کو الاخوان المسلمون کا ایک نیا اور تازہ فریب قرار دیا ہے نائب مرشد عام نے اس خط میں وزیر اعظم مصر سے وعدہ کیا کہ اگر الاخوان المسلمون کے ارکان کے خلاف کوئی اقدام نہ کرنے کا یقین دلایا جائے - تو وہ اخوان کے خفیہ اسلحہ اور سامان جنگ کو حکومت مصر کے حوالہ کر دے گا -

اور فوج اور پولیس میں اخوان کے خفیہ گروہوں کا بھی حکومت کو پتہ دے گا - عودہ نے حکومت کو یقین دلایا ہے کہ اگر اس کی درخواست کو منظور کر لیا گیا - تو وہ سیاست سے کنارہ کش ہو جائے گا -

واشنگٹن ۶ نومبر - امریکہ ایک مصنوعی سیارہ تیار کرنے میں مصروف ہے جس کا قطر تین میل ہوگا - اور جو پانچسو میل کی بلندی پر زمین کے ارد گرد گردش کر سکے گا - اس سیارے میں ٹیلی ویژن کیمرے نصب ہوں گے -

دس کروڑ اشخاص نے ٹیلی ویژن سٹ پر ووٹوں کی گنتی کا مشاہدہ کیا گیا

واشنگٹن ۶ نومبر - منگل کی رات کو امریکہ کے جن دس کروڑ لوگوں نے انتخاب کے نتائج اور واقعات کو ٹیلی ویژن پر دیکھا ان میں صدر آئزن ہاور اور مسز آئزن ہاور بھی شامل تھے - ٹیلی ویژن کی صنعت کے ماہروں نے کہا ہے - کہ امریکہ کے ۴ کروڑ ۶۰ لاکھ گھروں میں تین کروڑ ۲۰ لاکھ ٹیلی ویژن سٹ ہیں - اور یقین کیا جاتا ہے - کہ جس کے پاس بھی ٹیلی ویژن سٹ ہے اس نے ملک کے چار بڑے ٹیلی ویژن نظاموں کے ذریعہ ووٹ شماری کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور دیکھا - ٹیلی ویژن کے ذریعے رات بھر نتائج نشر کئے جاتے رہے

ماہرین نشریات نے بتایا ہے - کہ امریکہ کے ۹۶ فی صدی گھروں میں ایک یا ایک سے زیادہ ریڈیو سیٹ ہیں - اور ملک کے چار بڑے ریڈیائی نظام رات بھر نتائج کی تازہ ترین خبریں نشر کرتے رہے -

"اسلام اور مغرب"

چوہدری محمد ظفر اللہ خان ادارہ اسلامیات میں تقریر فرمائینگے

واشنگٹن ۶ نومبر - چوہدری محمد ظفر اللہ خان واشنگٹن کے ادارہ اسلامیات کے ۵۵-۱۹۵۴ء کے سلسلہ تقاریر کا افتتاح کرینگے - چوہدری ظفر اللہ خان جو حال ہی میں عالمی عدالت کے جج منتخب ہوئے ہیں "اسلام اور مغرب" کے موضوع پر تقریر کریں گے - ان کی تقریر ۱۰ نومبر کو ادارہ اسلامیات کے دار السماعت میں ہوگی

مصری فوجوں نے نہر سویز کے علاقہ کا انتظام سنبھال لیا

قاہرہ ۶ نومبر - سرکاری طور پر بتایا گیا ہے - کہ مصری فوجوں نے نہر سویز کے علاقہ میں تحفظ کے انتظامات سنبھال لیئے ہیں - برطانیہ اور مصر کے درمیان نہر سویز کے علاقہ سے برطانوی فوجوں کے انخلاء سے متعلق معاہدہ کے مطابق برطانوی فوجوں نے نہر سویز کے علاقہ کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے - اب مصری فوجیں نہری علاقہ کے ہوائی اڈوں کو بھی قبضے میں لینے کی تیاریاں کر رہی ہیں - یہاں یہ امر قابل ذکر ہے - کہ اینگلو مصری معاہدہ کے مطابق جس پر گذشتہ ماہ قاہرہ میں دستخط ہوئے تھے - بیس ماہ کے عرصہ میں برطانوی فوجوں کا آخری سپاہی بھی نہری علاقہ کو [illegible]

روس اور کمیونسٹ چین مل کر ایٹمی کارخانے قائم کریں گے

لندن ۶ نومبر - معلوم ہوا ہے - کہ روس اور چین کی حالیہ پوسٹ آرتھر کانفرنس میں ایک خفیہ فوجی معاہدہ طے پایا جس کی رو سے روس چین آبدوز کشتیاں اور ہوائی جہاز سپلائی کرے گا - روس نے چین کو بمبار اور جیٹ قسم کے ہوائی جہازوں کی سپلائی کی رفتار تیز کرنا بھی منظور کیا ہے -

روس اس کے علاوہ چین کے ہوائی جہازوں کی صنعت کو فروغ دینے میں بھی مدد دے گا - اس سلسلہ میں مزید معلوم ہوا ہے - کہ اس معاہدہ کے تحت روس اور چین مل کر شمال مغربی چین میں ایک ایٹمک کارخانہ لگائیں گے - جہاں ریسرچ ہوگی یہ کارخانے لگانے سے پیشتر اس علاقوں میں ریلوں کا جال بچھانا لازم ہوگا -

بقیہ لیڈر صفحہ ۳ سے آگے

بقیہ لیڈر صفحہ ۳ سے آگے

اس کی دکان سے جو سودا لے گا - وہ بھی وہابی ہو جائے گا - یہ سن کر تمام سادہ دل مسلمان رام چند سے بدظن ہو گئے - اور انہوں نے دکاندار کا بائیکاٹ کر دیا - رام چند نے یہ دیکھا تو اس نے ملا جی کی خدمت میں کچھ نذرانہ پیش کیا - آئندہ کے لئے ان کی خدمت کرنے کا عہد کیا اور ملا جی نے اعلان کر دیا - کہ رام چند اب وہابی نہیں رہا -"

ہم پھر گذارش کریں گے - کہ ۱۶ اکتوبر کے "تسنیم" میں علماء کے خلاف جناب سلطان محمود صاحب راجہ کا جو طویل مقالہ شائع ہوا تھا - کیا اس میں کروڑوں حنفی، اہل حدیث، اور اہل تشیع کے واجب الاحترام علماء کی توہین کر کے ان کے دل چھلنی نہیں کئے گئے تھے؟ تسنیم کی اسی روش سے صاف ظاہر ہے کہ وہ عمداً شرارت پر تلا ہوا ہے - لہذا وہی پرانے حربے ایک بار پھر استعمال کر کے اشتعال دلانا چاہتا ہے - لیکن ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں - کہ اس طرح وہ اپنی ان نئی اشتعال انگیزیوں کو چھپانے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا -

تریاق اٹھرا - حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین رض - جودھامل بلڈنگ لاہور

احمدیت کے خلاف پانچ اعتراضات

معہ جواب

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

اردو و انگریزی میں **مفت** کارڈ آنے پر

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

عورتیں کیا کریں؟

ایسی بیمار عورتیں جو شرم کی وجہ سے اپنی بیماری کا حال کسی پر ظاہر نہیں کرتیں وہ اپنا حال زنانہ طبی بورڈ کو لکھیں۔ یہ بورڈ ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹروں اور نرسوں پر مشتمل ہے جو مریض عورتوں کے حالات پر اچھی طرح غور کر کے۔ ان کے لئے کسی فیس کے بغیر بہترین اور موثر تجویز کر دیتا ہے۔ تمام خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ جواب کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں۔

خاتم دواخانہ (زنانہ طبی بورڈ) ایمپرس پارک لاہور

پانی کے اعجاز سے لق و دق صحرا لہلہاتے اور مسکراتے کھیتوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور پانی کی کمی سے سرسبز و شاداب کھیت مرجھا کر سنسان بیابان بن جاتے ہیں۔

زمین سے جس طرح قیمتی دھاتیں نکلتی ہیں اسی طرح زمین سے سونے اور چاندی کی طرح پانی بھی نکلتا ہے — مشین کی مدد کے بغیر چرس، اور رہٹ سے چند کھیتوں کی سیرابی کا بمشکل تمام اہتمام ہوتا ہے — لیکن

بیکو ڈیزل انجن سے چلنے والے پمپ چند گھنٹوں میں ہی جل تھل کر دیتے ہیں۔

○ آپ بھی اپنی زمین پر بیکو ڈیزل انجن نصب کر کے وافر اناج، زیادہ سبزیاں اور پھلوں کی اچھی فصل پیدا کیجئے۔

تفصیلات کیلئے مندرجہ ذیل پتوں پر لکھئے
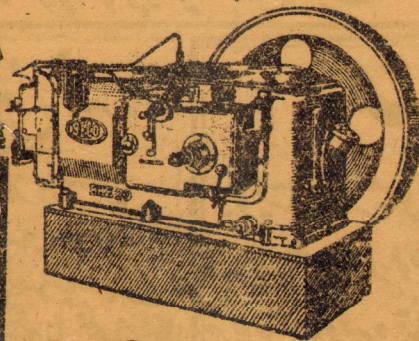
دی بٹالہ انجینئرنگ کمپنی (پاکستان) لمیٹڈ دی مال لاہور

شاخیں: ڈنولی روڈ۔ کراچی — جیٹی روڈ۔ چٹاگانگ

تریاق سل

یہ دوا سل کے مادہ کو روکنے کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے۔ جو لوگ اس موذی مرض کا شکار ہوں اور جن پر سل کی دوائیں اثر نہ کرتی ہوں۔ وہ اس دوا سے فائدہ اٹھائیں۔ بے شمار لوگ اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ڈاکٹر، اطباء اس دوا کی تعریف کر رہے ہیں۔ جو کہ اپنے ملک کی نئی ایجاد ہے۔

قیمت مکمل کورس ایک ماہ دس روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

موتی منجن

دانت اچھے ہیں تو صحت اچھی ہے

موتی منجن ہلتے دانتوں کی مضبوطی و صفائی کے لئے از حد مفید ہے۔ مسوڑھوں کو طاقت دیتا ہے۔ پائیوریا جیسی موذی مرض کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ مسوڑھوں کی پیپ کی پیدائش کو بند کرتا ہے۔ چند دن کے استعمال سے دانتوں کی درد دور ہو جاتی ہے۔ قیمتی اور اعلیٰ اجزاء شامل کئے گئے ہیں۔ دانتوں کی ہر مرض کے لئے مفید ہے یہ منجن اپنی تعریف خود ہے آزمائش شرط ہے

قیمت فی شیشی کلاں ۱۲ خورد ۱۰

ڈاکٹر شریف احمد احمدی دندان ساز چنیوٹ ضلع جھنگ

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

الفضل

(مینجر اشتہارات)

حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸/- مکمل کورس گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲/- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ